



سوال

(134) فوت شدہ نماز کی قضا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے والد محترم دو دن تک بے ہوش رہے، اس دوران انہیں کسی چیز کا شعور نہیں تھا، کیا ان پر فوت شدہ نمازوں کی قضا ضروری ہے؟ کتاب و سنت کے مطابق وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص بے ہوش رہا اور اسے کسی چیز کا شعور نہیں تھا تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے، البتہ جن عبادات کا تعلق اس کے مال سے ہے وہ ادا کرنا ہوں گی اور بدنی عبادتیں مثلاً نماز اور روزہ وغیرہ ایسے شخص سے ساقط ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر ایک دن رات بے ہوشی طاری رہی تو انہوں نے اس دوران فوت ہونے والی نمازوں کی قضا نہیں دی تھی۔

[1]

البتہ بے ہوش آدمی کے مال سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی، اس کی ادائیگی ضروری ہے، ہمارے نزدیک اگر بے ہوشی، بغیر سبب کے ہو تو بدنی عبادات ساقط ہو جاتی ہیں اور اگر اس کا کوئی سبب ہو مثلاً شراب نوشی یا بھنگ وغیرہ کے استعمال سے بے ہوشی طاری ہو تو اس قسم کی بے ہوشی میں نمازیں ساقط نہیں ہوں گی۔ بلکہ اس دوران فوت شدہ نمازوں کی قضا ضروری ہے، سوتے ہوئے انسان کو بے ہوش قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ سوتے ہوئے انسان میں ادراک ہوتا ہے اگر اسے بیدار کیا جائے تو وہ بیدار ہو سکتا ہے لیکن بے ہوش انسان میں ادراک نہیں ہوتا کہ اگر اسے بیدار کیا جائے تو وہ بیدار نہیں ہو سکتا، سوتے ہوئے انسان کے متعلق ارشاد نبوی ہے: ”جو شخص نماز بھول جائے یا اس سے سو پارہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے جب یاد آئے تو پڑھے۔“ [2]

اس لیے بے ہوش انسان سے نماز ساقط ہے اور سوتے ہوئے کے ذمے واجب الاداء ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] مصنف عبدالرزاق، ص: ۴۹، ج ۲۔

[2] صحیح بخاری، المواقیب: ۵۹۷۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد 3 - صفحہ نمبر 138

محدث فتویٰ